☆ الوثائق السیاسیہ: ص ۱۷۵۔

☆ ابن قیم جوزیہ/ زاد المعاد۔ بیروت، موسسۃ الرسالہ ۱۹۸۷ء: ج ۳، ص ۶۳۴

۶۷۔ طبری، محمد بن جریر (م ۳۱۰ھ)/ تاریخ الامم والملوک۔ بیروت، دار الکتب العلمیہ ۱۴۰۷ھ: ج ۵، ص ۲۴۰۵

۶۸۔ کتاب الاموال: ص ۲۵۷، رقم ۶۳۱

۶۹۔ ڈاکٹر حمید اللہ/ عہد نبوی میں نظام حکمرانی۔ کراچی، اردو اکیڈمی، سندھ ۱۹۸۷ء: ص ۲۵۸

۶۰۔ سرخسی/ المبسوط: ج ۱۰، ص ۹۱

۷۱۔ ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک، (۲۱۳ھ)/ السیرۃ النبویہ۔ بیروت، دار المعرفہ، ۱۹۷۸ء: ج ۴، ص ۲۴۵

۷۲۔ احمد بن محمد بن حنبل ابو عبد اللہ بن الشیبانی، (۲۴۱ھ)/ المسند۔ دار احیاء التراث العربی، ۱۹۹۳ء: ج ۲، ص ۱۰۷، رقم ۷۴۷

۷۳۔ بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب خرص التمر۔ مسلم، کتاب الفضائل، باب معجزات النبی

۷۴۔ بخاری، کتاب الہبہ، باب قبول الھدیہ من المشرکین۔

☆ مسلم: رقم ۲۴۶۸

۷۵۔ شامی، محمد بن یوسف الصالحی (م ۹۴۲ھ)/ سبل الہدیٰ والرشاد۔ بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۹۹۳ء: ج ۹، ص ۲۸

۷۶۔ ابوداؤد، کتب اللباس، باب لبس المرتفع

۷۷۔ التوبہ: ۶

۷۸۔ ابن اثیر، مجد الدین ابو السعادات المبارک بن محمد الجزری/ النہایۃ۔ قم، ایران موسسہ مطبوعاتی اسماعیلیان: ص ۲۲۷

۷۹۔ ابن منظور، ابو الفضل جمال الدین بن مکرم الافریقی/ لسان العرب۔ قم، ایران نشر ادب الحوزہ، ۱۴۰۵ھ: ج ۱۰، ص ۴۰۴

۸۰۔ لسان العرب: ایضاً

۸۱۔ ایضاً: ص ۴۰۷

۸۲۔ ابن اثیر: ایضاً ص ۲۲۸

۸۳۔ ملاحظہ کیجئے، ابن اثیر/ ایضاً ص ۲۲۷ تا ۲۳۰

☆ ابن منظور: ص ۴۰۶، ۴۱۰

☆ راغب اصفہانی، ابو القاسم الحسین بن محمد (۵۰۲ء) المفردات۔ مصر، مصطفی البابی الحلبی ۱۹۶۱ء: ص ۵۳۳، ۵۳۵

۸۴۔ آل عمران: ۲۸

۸۵۔ توبہ: ۲۳

۸۶۔ المائدہ: ۵۴

۸۷۔ آل عمران: ۸۵

۸۸۔ سیرت النبی ﷺ: ج ۶، ص ۸۴

۸۹۔ انعام: ۱۴

۹۰۔ انفال: ۷۲

۹۱۔ توبہ: ۷۱

۹۲۔ قرنتیون ۱۔ باب ۵: ۹، ۱۳

۹۳۔ قرنتیون ۲۔ باب ۶: ۱۴، ۱۶

۹۴۔ الممتحنہ: ۱

۹۵۔ خازن، علاؤ الدین علی بن محمد البغدادی / لباب التاویل فی معانی التنزیل۔ مصر، التقدم العلمیہ، ۱۳۴۹ھ: ج ۱، ص ۴۶

۹۶۔ الانفال: ۳۹

سیرت ایوارڈ یافتہ

درس سیرت

سید عزیز الرحمٰن

مقدمہ: مولانا زاہد الراشدی پیش لفظ: ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری

تعارف: ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی

صفحات: ۲۷۲ قیمت: ۱۴۰ روپے

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

فرہنگ سیرت

﴿۷﴾

سید فضل الرحمٰن

اس سلسلے کی اقساط شمارہ ۸، ۹، ۱۲، ۱۸، ۲۰ اور ۲۱ میں شائع ہوچکی ہیں۔ ابتدائی دو قسطیں مزید اضافوں کے ساتھ کتابی شکل میں بھی فرہنگ سیرت کے نام سے شائع ہوچکی ہیں۔ فرہنگ سیرت کا نیا ایڈیشن عن قریب شائع ہورہا ہے۔ ادارہ

باب الهمزه

آلُ قُراس: السَّراۃ باردۃ کے پہاڑوں میں ہذیل کا ایک پہاڑ۔ اس کو بنات قُراس بھی کہتے ہیں۔

آنِقَة: مدینے میں بقیع کے قریب ایک جگہ۔

الاَبُاتِرُ: فلج کے قریب دیار بنی اسد میں ایک جگہ۔

اُبضَۃ و اِبضَۃ: فید سے دس میل پر طریق مدینے کی جانب طیّ ءکے بنی مِلفَظ کے پانی کی جگہ، جہاں کھجور کے باغات ہیں۔

اِثبِیت: دیار بنی تمیم میں ایک پہاڑ۔

الاَثلُ (ذاتُ): دیار بنی اسد اور دیار بنی سلیم کے درمیان ایک جگہ۔

الاَثلُ (ذو): وَدّان میں ایک جگہ۔

اَثِیر (ذو): ذی قرد کے قریب ایک پہاڑی راستہ۔

الاَجاوِلُ: پہاڑی راستے کے نیچے کی جانب ودّان اور الجارُ کے درمیان ایک جگہ۔

الاُجَیفِرُ: دیار بنی اسد میں ایک جگہ۔

اَحجارُ الزَّیت: مدینے سے متصل الزَوراء کے قریب ایک جگہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقا پڑھا کرتے تھے۔

اَحجارُ المِراءِ: مکے میں ایک جگہ جہاں قریش کھجوریں سکھاتے تھے۔ حضرت ابی کی روایت میں ہے کہ

جبرائیل امین احجار المراء کے پاس آپ کو ملے۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایک ان پڑھ (اُمی) امت کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ ان میں غلام، بوڑھے اور درشت مزاج والے ہیں۔ جبرائیل نے کہا کہ ان کو قرآن سات حرفوں پر پڑھنا چاہئے۔

اَحْرَاض: مدینے میں پانی کی ایک جگہ۔

اَرَامُ: اَسْوَدُ البُرَمُ سے ملا ہوا الربذہ کی جانب ایک پہاڑ۔

الاَرْفَاغُ: بنی سلامان کا ایک پہاڑ، یہ دو پہاڑ ہیں۔ ایک کا نام الارفاغ ہے اور دوسرے کا نام السَّرْد۔ ان دونوں کے درمیان بنی سلامان کی منازل ہیں۔

اَرْنَمُ: مدینے سے ۸ میل پر ذات الجیش کے قریب ایک پہاڑ۔

اَرْوَانُ (ذُوْ): اس کو بِئْرُ اَرْوَانُ اور بئر ذروان بھی کہتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے بئر ذردان۔

اَرُوْم: اَسْوَدَ البُرَمْ سے ملا ہوا الرّبذہ کی جانب ایک پہاڑ۔

السِّتَارُ: حجاز میں النِّبَاج کے زیریں علاقے میں ایک پہاڑ۔ عوالی مدینہ میں دیار بنی سُلَیْم میں صُفَیْنَۃ کے مقابل ایک پہاڑ۔

الاسْحَاءُ: تَیْمَاءُ کی طرف جاتے ہوئے مدینے سے ایک مرحلے کے فاصلے پر ایک جگہ۔

الاَسْوَافُ: حرم مدینہ میں ایک معروف جگہ اس کا ذکر حدیث میں آتا ہے۔

اَسْوَدُ البُرَمُ: مکے کے قریب اور الرّبذہ سے بیس میل پر ایک بڑا پہاڑ۔

اَسْوَدُ العَیْنُ: ایک سیاہ پہاڑ۔ اسود العین اور ضریہ کے درمیان ۲۷ میل کا فاصلہ ہے۔

الاَسِیْل (ذات): وادیٔ نَمْلٰی کے زیریں حصے میں حسین بن علی بن حسین کے چشمے ہیں۔ ان میں سے ایک چشمے کا نام ذات الاسیل ہے۔

الاَشْمَذُ: مدینے اور خیبر کے درمیان قبیلہ اشجع کے دو پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ۔

الاَصْفَرُ: بلادِ طَیّ میں ایک پہاڑ۔

اَطْحَلُ: مدینے کا ایک پہاڑ۔ حدیث میں اس کا ذکر آتا ہے۔

اَعْظَامُ: مدینے سے ۹ میل پر ذات الجیش کے قریب ایک جگہ۔

الاَغَرُ: عوالی مدینہ کی جانب ایک وادی۔

الاَکَاحِلُ: حجاز میں بلادِ مزینہ میں ایک جگہ۔

اَکْنَانُ: مکے کے قریب ایک وادی۔

اَلِالُّ: عرفات میں ریت کا ایک پہاڑ۔

اِمَّارُ (ذَاتُ): فید کے نزدیک ایک جگہ۔

اَمْلاحُ: دیار بنی ہوازن میں ایک جگہ جہاں نمکین پانی کا ایک کنواں ہے۔

الانْانُ: طائف کے پیچھے نَخب کے نزدیک ایک جگہ۔

اَوَانُ: مدینے اور تبوک کے درمیان ایک جگہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس آتے ہوئے ٹھہرے تھے۔

اَوْرَانُ: مدینے کے نواح میں ایک مشہور کنواں۔ بئر ذی اروان اور بئر ذردان بھی اسی کو کہتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے بئر ذروان۔

اَوْعَالُ: دریار بنی تمیم میں ایک پہاڑی سلسلہ۔ اس کو ذات اَوْعَالُ اور اُمُّ اَوْعَالُ بھی کہتے ہیں۔

الاِهَالَةُ: طَیِّئ کے دو پہاڑوں اور فید کے درمیان ایک جگہ۔

الاَهْیَلُ: خیبر کے علاقے الوطیح میں ایک پہاڑ جہاں یہود کے قلعے، کھیتی باڑی اور مویشی تھے۔

باب الباء

بَابُ القَرْیَتَیْن: مکے کے راستے میں ایک جگہ۔

بَاجَرْمَی: نصیبین کے نزدیک ایک جگہ۔

اَلْبَثَاءُ: دیار بنی سلیم میں ایک جگہ۔

بُحْرَةُ: بلادِ مزینہ میں ایک جگہ۔ مکے کا نشیبی حصہ۔ سلیمان بن سُحَیْم کہتے ہیں کہ مکے میں یوسف نامی ایک یہودی تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو اس نے کہا کہ تمہارے نشیب میں آج اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے۔

البِرَاضُ: مدینے اور الرَّبَذَة کے درمیان ایک وادی جہاں رِمُث کے درخت اگتے ہیں۔ رِمُث کا درخت جھاؤ کے مشابہ ہوتا ہے۔

بُصَاقُ: مکے کے قریب ایک جگہ۔

بُطَاحُ: بلاد بنی تمیم میں ایک جگہ جہاں خالد بن ولید نے بنی تمیم اور بنی اسد کے اہل الردّہ سے قتال کیا۔

بَطْحَاءُ مکہ: دیکھئے۔ الابطح

بَقَرُ (ذو): الرّبذہ سے اوپر ایک وادی۔

البُنَیَّاتُ: مکے میں حجو کے مغرب میں ایک جگہ۔

البُوَیْن: دیار عَضَل اور قارہ میں ایک جگہ۔

بَیْدَانُ: ضریۃ کے علاقے میں پانی کی ایک جگہ۔ خاص بیدان کا پانی نمکین ہے اور بیدان کے ریگستان کا پانی میٹھا ہے۔

باب التاء

التَّاوِیْل: بلاد ھَوَازِنُ میں ایک جگہ۔

تَمَنٌّ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک جگہ۔

تِیَاسُ: بلاد بنی تمیم میں ایک جگہ، جہاں العلاءُ بن الحَضرَمِیّ کی وفات ہوئی۔

باب الثاء

ثِرَیٰ: مدینے سے دورات کی مسافت پر الرُّوَیْثَۃ اور الصفراء کے درمیان وادی الجِي کے زیریں حصے میں ایک جگہ۔

الثُّرَیَّا: ضریۃ کے علاقے میں پانی کی ایک جگہ۔

الثَّلْمَاءُ: ضریۃ کے علاقے میں پانی کی ایک جگہ۔

ثنیۃ مِدْرَانُ: دیکھئے مدران۔

الثَّوْرُ الْاَغَرّ: مکے میں السِّرَرُ کے نزدیک ریت کے ٹیلے کی مانند ایک ٹیلہ، لیکن وہ ریت کا ٹیلہ نہیں ہے بلکہ اس میں کنکریاں ہیں۔

ثَهْمَدُ: حمی ضریہ میں ایک پہاڑ۔

باب الجیم

الجَدْرُ: مدینے میں منازل بنی ظفر میں ایک جگہ۔ بعض کے نزدیک یہ الغابہ سے متصل ہے۔

جُذْمَان: مدینے میں ایک معروف جگہ۔

جِرَارُ سعد: سعد بن عبادہ کی پانی پلانے کی جگہ جو انہوں نے مسلمانوں کے لئے بنائی تھی۔

جُرْثُمَ: بنی اسد کے پانیوں میں سے پانی کی ایک جگہ۔

الجُرَیْر: نجد میں ایک جگہ۔

جُسَاسُ: دیار ہذیل میں ایک جگہ۔

الجَفِیْر: حمی ضریہ کے علاقے میں پانی کی ایک جگہ۔

جِلْذَانُ: طائف میں ایک جگہ جہاں زمین نرم ہے۔

جَمْعٌ: مزدلفہ کا ایک نام۔ یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ یہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کی جاتی ہیں۔

باب الحاء

حَاءُ: مدینے میں مسجد نبوی کے سامنے ایک جگہ جس کی طرف بئر حاء منسوب ہے۔ حضرت ابوطلحہ انصاری نے آیت لن تنالوا البر حتی تنفقو مما تحبون کے نزول کے بعد اپنے اموال میں سے اپنا بہترین مال بئر حاء، اللہ کے لئے صدقہ کر دیا تھا۔

حِبْرَی: ان دو بستیوں میں سے ایک جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم الدّاری اور اس کے گھر والوں کو عطا فرمائی تھی۔ دوسری بستی کا نام عینون تھا۔ اور یہ دونو وادی القریٰ اور شام کے درمیان تھیں۔

حِبْسُ سَبَل: مدینے میں بنی سلیم کے پتھریلے علاقے میں پانی کی ایک جگہ۔

الحَبَل: جبل عرفہ۔

حَبِیْش: مکے کا ایک پہاڑ۔

الحَثْمَةُ: مکے کے زیریں حصے میں پتھریلی جگہ جہاں حضرت عمر کا گھر تھا۔

حَرَّةُ الحَوْضِ: مدینے اور وادی العقیق کے درمیان ایک جگہ۔

الحَزْرَةُ: مدینے میں سُوَیْقَةُ کے نزدیک ایک جگہ جہاں حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اموال تھے۔

حَفَرُ بنی الاَدْرَم: ضَرِیَّةُ کے علاقے میں پانی کی ایک جگہ جس کی حد بندی کی گئی تھی۔

حَمَامَةُ: ابرق العَزَّافُ میں بنی سعد بن بکر بن هَوَازِنُ کے پانی کی ایک جگہ۔

حمی النقعی: دیکھئے النقیع

حَنَذٌ: مدینے کے قریب ایک جگہ۔

حَیْرَانُ: حَرَّةُ لیلیٰ میں ایک پہاڑ۔

باب الخاء

خَبَّانُ: نجران کا زیریں علاقہ۔

خَثْعَمُ: السَّرَاةُ میں ایک پہاڑ۔

الخَرِبُ یا الخَرَبُ: الغَمِیْم سے ملی ہوئی ایک جگہ۔ کراع الغمیم اسی غمیم کی طرف منسوب ہے۔

الخَرْجَاءُ: مکے اور البصرہ کے درمیان قافلوں کے ٹھہرنے کی ایک جگہ۔

الخِرْنِقُ: ذاتِ عِرْقِ اور البصرہ کے درمیان ایک جگہ۔

خِشَاش: دیار بنی لحیان میں ایک جگہ۔

الخُشُبَۃ: بنی ثعلبۃ بن سعد بن ذِبیَان کی ایک جگہ۔

الخَصَر: بنی سلیم کی ایک وادی کا نام۔

الخَضخَاض: اَضاءَ ۃ بنی غِفَار کے قریب ایک جگہ، اس کے ایک طرف ایک قبرستان ہے، جس کو مقبرۃ المہاجرین کہتے ہیں۔ جُندَع بن ضَمرَۃ بن ابی العاص ہجرت کے بعد مسلمان ہوئے تھے اور مکے ہی میں تھے۔ جب وہ بیمار ہوئے اور ان کو اپنی موت کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ مجھے مکے سے نکال دو۔ جب ان کو نکالا گیا تو ان سے پوچھا گیا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے مدینے کی طرف ارشارہ کیا۔ الخضخاض کے قریب واقع قبرستان کے قریب پہنچ ان کی موت واقع ہوگئی اور ان کو اسی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اسی لئی اس کو مقبرۃ المہاجرین کہتے ہیں۔ اسی کے بارے میں آیت نازل ہوئی و **من یخرج من بیتہ مھاجرا ...... اجرہ علی اللہ** (النساء:۱۰۰)

الخُضَیر: ارض بنی سلیم میں ایک پہاڑ۔

الخَطمُ: مدینے کے قریب ایک جگہ۔

خَفَینَن: مدینے اور ینبع کے درمیان ینبع سے قریب پانی کی ایک جگہ۔

الخَشرَمَۃ: ینبع کے قریب ایک وادی، جس کا پانی سمندر میں گرتا ہے۔

الخَلُّ: مدینے سے متصل جبل سَلع کے نزدیک ایک جگہ۔

الخَمسُون: مدینے کی وادیوں میں سے وادی القُفَ میں ایک جگہ۔

خَمَّان: تُربَان میں ایک پہاڑ۔

الخَنَاصِرُ (ذُو): دیار بنی بکر و تغلب میں ایک جگہ۔

الخُوَارُ: مکے کے قریب اَجلٰی کے مقابل ایک جگہ۔

الخَوعُ: خیبر میں قلع نطاۃ کے قریب ایک جگہ جو زبیر بن عوام کا حصہ تھی۔

الخَویُّ: مَلَلُ میں ایک جگہ۔

الخیَامُ: مدینے سے بدر جاتے ہوئے خَیفُ نوح سے چار میل پر ایک جگہ۔

خَینَف: حجاز کی ایک وادی۔

باب الدّال

دَآثی: تہامہ میں ایک جگہ۔

دَاءَۃٌ: مکے کے قریب ایک جگہ۔ مکے اور طائف کے درمیان نَعمَانُ میں ایک جگہ۔

دَاحِسُ: دیار بنی سُلَیم میں فَلَج کے قریب ایک جگہ۔

دَبَا: عرب کے بازاروں میں سے ایک بازار۔

دُبُ (شعب ابی): مکے میں حجون کی گھائیوں میں سے ایک گھائی۔

دَبَّابُ: دیار غطفان میں ایک شہر۔

الدَّبَّۃ: بدر کے نزدیک ایک جگہ۔ بدر جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب سے گزرے تھے۔

دَبُرٌ: دیار غطفان میں الجَنَابُ کے نزدیک ایک پہاڑ۔

دَجُوج: ارض غطفان میں حَرّۃ کے علاوہ ایک ریگستان۔ ارض کلب میں ایک جگہ۔

دَخمُ: طائف اور نخلہ کے درمیان ایک پہاڑ۔

الدَّرْدَاءُ: دیار ہوازن میں ایک جگہ۔

دَرٌّ: حَرَّۃُ بنی سُلَیم کے زیریں حصے میں ایک جگہ جہاں سَلَم کے درخت کثرت سے ہوتے ہیں۔ یہ درخت دباغت میں استعمال ہوتا ہے۔

الدُّعْثُور: مدینے سے تیماء کے راستے میں فید اور ملیحہ کے بعد ایک جگہ۔

الدَّفِین: مکے کے قریب ایک وادی۔

دُلامَۃ (ابو): مکے میں حجون میں ایک بلند پہاڑ۔

دَمْخٌ: ضَرِیَّۃُ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ۔

الدَّوُدَاءُ: مدینے کے قریب ایک جگہ جہاں سے سیلابی پانی بہہ کر وادیٔ عقیق میں جاتا ہے۔

باب الذال

الذِّنبَۃ: ضَرِیَّۃُ میں پانی کی ایک جگہ۔

ذِرْوَۃ: بنی فزارہ کی وادی۔

باب الرّاء

الرُّبَیْق: فید کے قریب پانی ایک جگہ۔

الرَّدْمُ (بنی جُمَحَ): مکے میں ایک جگہ جہاں زمانۂ جاہلیت میں بنی جُمَحَ اور بنی مُحَارب بن فِھر کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔

الرُّسَیْس: ضریۃ میں پانی کی ایک جگہ۔

الرَّعل: حرۃ واقم کے قریب ایک جگہ۔

الرِّغابَۃ: مدینے کے قریب جرف سے متصل ایک جگہ۔

الرُّوَیْثَاث: ارض بنی سلیم میں پہاڑ۔ ان ہی میں خشناء کی چوٹی ہے۔ خشناء کی چوٹی میں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں۔

باب الزاء

الـــزِّرَاب (ذات): تبوک سے دو مرحلے پر ایک جگہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مسجد ہے یعنی آپ نے وہاں نماز ادا کی تھی۔

الزَّرْقَاءُ: شام میں خُنَاصِرَۃ اور سُوْرِیَۃ کے درمیان پانی کی ایک جگہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجے میں ایک شیر نے عُتَیْبَہ بن ابی لہب پر حملہ کر کے اس کے سر کو خوب چبا کر اسے واصل جہنم کیا تھا۔

زَنَابِیر: جُرَشْ کے قریب ایک جگہ۔ بلاد غطفان اور ارض طیّ ء میں ایک ریگستان۔

باب السین

سَاقٌ: طریق مدینے پر جبل عُنَابُ کے مقابل ایک پہاڑ۔

سَبَلٌ (حِبُسُ): دیکھئے حِبُسُ سَبَل

سَحْلَۃٌ: مکے کا ایک کنواں جسے قصی نے کھودا تھا۔

السَّرَارَۃُ: مدینے کے قریب ایک جگہ جہاں زمانۂ جاہلیت میں جنگ ہوئی تھی۔ جو یوم السَّرارَۃ کے نام سے مشہور ہے۔

سُوَاجْ: ضَرِیَّۃ میں ایک پہاڑ۔

سُوْلَانْ: حجاز کی ایک معروف وادی۔

السِّیْف: سمندر یا دریا کا کنارہ۔

باب الشین

شَارِعْ: دیار بنی تمیم میں ایک جگہ۔

الشَّبَا: مدینے کی وادیوں میں سے ایک وادی جہاں بنی جعفر بن ابی طالب کا پانی کا ایک چشمہ تھا۔

الشَّرٰی: تہامہ کے پہاڑ۔

الشَّعْرٰی: مکے کے قریب ایک جگہ۔

شَمَامُ: بلادِ بنی قشیر میں ایک پہاڑ۔ ابن الاعرابی کہتے ہیں کہ یہ بنی حَنِیفَہ کا پہاڑ ہے۔

الشُّمْرُخ: فَدَكَ کا ایک قلعہ۔

شَمَنْصِيرُ: سایہ کی عظیم وادی میں ایک پہاڑ۔ سایہ کوامج بھی کہتے ہیں۔ مزید دیکھئے سَايَةُ

شِيُحَاطَ: طائف میں ایک جگہ۔

الشِّيُحَةُ: طائف میں ایک جگہ۔

باب الصاد

صَارَةٌ: فَيْد اور ضَرِيَّة کے درمیان پانی کی ایک جگہ

صَالِحَةُ: انصار کے بنی سَلَمَه کا گھر۔

الصَّالِفُ: مکے کے نزدیک ایک پہاڑ جہاں اہل جاہلت حلف اٹھاتے تھے۔ ضُمَيُرَة نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسی پہاڑ کا نام لے کر حلف اٹھایا تھا۔

صَحُرَاءُ: مدینے کے قریب ایک جگہ۔

الصَّحُصَحَانُ: مدینے سے شام کے راستے میں ایک وادی۔

الصَّخُرَةُ: بیت المقدس کو کہتے ہیں۔

الصُّعَيُب: دیار بَلُحَارِثُ میں ایک جگہ۔ اس کا ذکر حدیث میں آتا ہے۔

صَفُّورِيَة: شام میں ایک مشہور جگہ۔ اس کا ذکر عقبہ بن ابی معیط کے قتل کے سلسلے میں حدیث میں آتا ہے۔

صُفِيُّ السِّبَابُ: مکے میں ایک جگہ جس کے قریب قریش کھجوریں سکھایا کرتے تھے۔ اس کو احجار المَرَاء بھی کہتے ہیں۔

صِهُيُونَ: بیت المقدس کا نام۔ بیت المقدس میں ایک معروف جگہ جہاں صہیون کنیسہ ہے۔

صَوُر: ایک پہاڑ کا نام جس کا ذکر حدیث میں آتا ہے۔

باب الضاء

الضَّئِيُدُ: ودان کے قریب ریتلی جگہ۔

الضَّجَنُ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک پہاڑ۔

باب الطاء

بِئُرُ الطَّلُوُبُ: السقیا سے سات میل پر بنی عَوُف بن عُقَيُل کے کنوؤں میں سے ایک کنواں۔

طَوَاءُ: مکے اور طائف کے درمیان ایک وادی۔

طَیْبَۃ: مدینۃ الرسول کا ایک نام۔

باب الظّاء

الظَّبي: بنی سُلَیم کے پانی کی ایک جگہ۔ تہامہ کی ایک وادی۔ اس کا ذکر حدیث میں آتا ہے۔

الظُّرَیْبَۃ: طائف کے نواح میں ایک جگہ جہاں سعید بن العاص کے اموال تھے۔

باب العین

عَارِمُ: مکے میں ایک قید خانہ۔

عَاصُ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک وادی۔

العَبْدُ: دیار طَیّءٌ میں ایک چھوٹا سیاہ پہاڑ۔ جبال طَیّءٌ میں ایک وادی۔

عَثَّرُ: العقیق کی وادیوں میں سے ایک وادی۔

عَثْرُ: مدینے میں قبا کے قریب ایک جگہ۔

العَجْلانُ: ارض خزاعہ میں ایک جگہ جہاں زمانہ جاہلیت میں خزاعہ اور ہذیل کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔

العَجُول: سب سے پہلا کنواں جو مکے میں کھودا گیا۔ اس کو قُصَیّ نے کھودا تھا۔ اس کی جگہ ام ہانی بنت ابی طالب کے گھر میں تھی۔

العَدَانُ: سمندر یا نہر کا کنارہ۔

عَدِیْنَۃ: مکے کے قریب ایک جگہ۔

العُذَیْبَۃ: طریق مکے میں الجَار اور ینبع کے درمیان ایک جگہ۔

العَرْصَۃُ: مدینے سے ۳ میل پر ایک جگہ۔

العَرُوض: مکے اور مدینے کا نام۔

عُفَارِیَۃ: السِّیَالَۃُ میں ایک سرخ پہاڑ۔

العلَدَاتُ: مکے کے نزدیک ایک پہاڑ۔

عُلَیْبُ: تہامہ میں ہذیل کی ایک وادی۔ مکے اور تَبَالہ کے درمیان ایک بستی۔

باب الغین

الغَرَّاءُ: مدینے میں ذوالحلیفہ سے آگے البیداء کے قریب ایک پہاڑ۔

الغُزَیْزُ: بنی تمیم کے پانی کی ایک جگہ۔

غَضُوَرُ: قبیلہ طَیّءٌ کے پانی کی ایک جگہ۔ مدینے اور بلاد خزاعہ کے درمیان ایک پہاڑی راستہ۔

الغِمَارُ: بلاد طیّ ءمیں ایک وادی کا نام۔

غَمْرُ مَرْزُوق: مدینے کے راستے پر فید سے دو رات کی مسافت پر بنی اسد کے پانی کی ایک جگہ۔

الغُمُوص: خیبر کے قلعوں میں سے ابی الحقیق کا قلعہ۔

الغَوْرَة: یمامہ کے نواح میں ایک جگہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعۃ بن مرارۃ کو عطا فرمائی تھی۔

غوطة دمشق: دیکھیے غوطۃ۔

غویر النبی: خیبر میں الغرب شہر کے قریب جبل القُوَیْن کے کھلے حصے میں ایک جگہ۔

الغَیْلَةُ: مدینے کے نواح میں وہ جگہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال مزنی کو عطا فرمائی تھی۔

باب الفا

فَاثُور: الحَزْنَ میں ایک جگہ۔ دیار خزاعہ میں ایک جگہ۔

الفاجَةُ: مدینے اور مکے کے درمیان وادی القاحہ کے قریب ایک وادی۔ یہ وادی القاحہ کے معاونین میں سے ایک معاون ہے۔ القاحہ کی مشرقی سمت سے اس میں داخل ہوتی ہے اور جبال قُدس سے آتی ہے۔ اس کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت میں آتا ہے کہ آپ سفر ہجرت میں یہاں سے گزرے۔

فَاضِحَةُ: دیار بنی سلیم میں ایک وادی۔

فاطمه بنت قیس بن خالد القرشیة الفهریه: حضرت ضحاک بن قیس کی بہن ہیں جو ان سے ۱۰ سال بڑی تھیں ان کی والدہ امیمہ بنت ربیعہ الکنانیہ تھیں۔ ابتدائی مہاجروں میں سے ہیں۔ الجسّاسہ کا طویل قصہ ان ہی سے روایت ہے۔ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد اہل شوریٰ ان ہی کے مکان میں جمع ہوئے تھے۔ جن لوگوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں ان میں الشعبی، النخعی اور ابوسلمہ شامل ہیں۔

فِحْلٌ: شام میں ایک جگہ جہاں حضرت عمر کے دور خلافت میں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ ہوئی تھی۔ اسی سے یَوْمُ فِحْل ہے یعنی فحل کی جنگ کا دن۔

الفَرع: دیار جُھنیہ میں سُوَیْقَة کے قریب ایک جگہ۔ یہاں کی کانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مزینہ کے کچھ لوگوں کو عطا کی تھیں۔ طَئیّ کے پہاڑی سلسلے اَجاء کا ایک پہاڑ۔

فُرْعَانُ: مدینے اور ذی خُشُب کے درمیان ایک پہاڑ۔

فُضَالہ بن عمیر بن الملوح اللّیثی: یہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل (نعوذ باللہ) کے ارادے سے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو آپ

نے فرمایا تو اپنے دل میں کیا کہہ رہا تھا۔ اس نے کہا کچھ نہیں۔ میں تو اللہ کا ذکر کر رہا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ یہ سن کر مسکرائے۔ اور فرمایا اللہ سے استغفار کر۔ پھر آپ نے دستِ مبارک اس کے سینے پر رکھ دیا۔ جس سے اس کے قلب کو سکون ہوگیا۔ فضالہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ابھی آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے سے نہیں اٹھایا تھا کہ آپ مجھے اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہو گئے۔

فضل بن العباس بن عبدالمطلب بن هاشم بن عبد مناف: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے لڑکے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ اور بعض کے نزدیک ابومحمد ہے۔ حضرت عباس کی پہلی اولاد ہیں۔ فتح مکہ اور حنین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور آپ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ کے ساتھ اور آپ کی سواری پر آپ کے ردیف تھے۔ ۱۳ھ میں اردن کے نواح میں انتقال ہوا۔

الفُقْرَة: مکے کے قریب ایک جگہ۔

الفَقِيرُ: مدینے کے عوالی میں دو جگہوں کا نام۔ ان کو الفقیر ان کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الفقیرین، بئر قیس اور الشجرۃ کے مقامات حضرت علی کو عطا فرمائے تھے۔ الفرع کی بستیوں میں بھی الفقیر نام کی ایک بستی ہے۔

الفَوَارِسُ (ذو): الدَّهْنا میں ریت کا ایک پہاڑ۔

الفَيْف: ایسا جنگل جہاں پانی نہ ہو۔ اس کی جمع الفیافی ہے۔

الفَيْفَاءُ: الفیف کا مؤنث

فَيْفَاءُ الخَبَارُ: مدینے کے جنوب مغرب میں جماوات کے درمیان وسیع علاقہ۔ آج کل اس کو العزیزیۃ کہتے ہیں۔

فَيْفَاءُ الفَحْلَتَيْن: مدینے کے شمال میں دیار بنی جذام میں العلا اور تبوک کی طرف ذی المروہ اور مدینے کے درمیان ایک جگہ۔ اس کا ذکر زید بن حارثہ کے سریہ میں آتا ہے جو بنو جذام کی طرف بھیجا گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت زیدؓ کے لشکر سے اسی مقام پر ملے تھے۔ آج کل یہ غیر معروف ہے۔

فَيْفَاءُ مَدَان: دیکھئے حرۃ الرَّجْلاء اور مَدَان۔

باب القاف

القَاحَةُ: مدینے اور مکے کے درمیان۔ الفاجہ کے قریب ۹۰ کلومیٹر لمبی ایک وادی۔ اس کا ذکر حدیث ہجرت میں آتا ہے۔

قَارُ (ذُو): کوفے کے قریب بکر بن وائل کے پانی کی جگہ جہاں آپ کی ولادت کے دن بکر بن وائل اور اہل فارس کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔

القَدُوم: مدینے کے قریب ایک پہاڑ۔

قَرَارِيطُ: تھوڑا سا مال۔ قیراط کی جمع

القِرَاصَةُ: مدینے میں ایک کنواں۔ اس کے ساتھ ہی جابر بن عبداللہ کا باغ تھا۔ یہ کنواں مساجد الفتح کے مغربی جانب تھا۔

قَرْدَدُ: نخلة الیمانیہ میں مکے سے ۶۰ کلومیٹر پر ایک جگہ۔

القَرْصَةُ: مدینے میں مشرقی حرے کا پانی جمع ہونے کی جگہ کے شمال کی طرف حضرت سعد بن معاذ کی زمین۔ اس کا ذکر مدینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مساجد کے ضمن میں آتا ہے۔

قَرْنُ مَسْقَلَةُ: فتح مکہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرن مسقلة پر بیٹھے اور لوگ آپ سے بیعت کرنے آئے۔

قُرًّی: بلاد بنی الحارث میں ایک جگہ۔ تبالہ کے قریب پانی کی ایک جگہ۔

القَرْيَتَانِ: دو بستیاں، مکہ اور طائف۔

قُرَيْس: قَرْس کی تصغیر۔ مدینے کے قریب ایک پہاڑ۔

قُرَيْصَةُ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینے کا ایک کنواں۔

قُزَحُ: مزدلفہ میں مشعر الحرام کے ساتھ ایک جگہ۔ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزح میں وقوف فرمایا۔

قَصْرُ خَلّ: وادی بطحان کے مغرب میں ایک جگہ۔ بئر رومہ کے راستے میں بھی قصر خلّ ہے جو امیر معاویہ نے بنوایا تھا تاکہ وہ اہلِ مدینہ کے لئے قلعے کا کام دے۔ اس کو خلّ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ راستے پر واقع ہے۔ ہر راستہ جو حرۃ یا ریت میں بنا ہو خل کہلاتا ہے۔

قَصْرُ عُرْوَةُ: ذوالحلیفہ جاتے ہوئے وادی عقیق میں عروہ بن زبیر کا قصر۔ آج کل اس جگہ کے قریب جسر (پل) عروہ ہے۔

القَعْقَاعُ: یمامہ سے مکے کا ایک معروف راستہ۔

القُفَ: مدینے کی وادیوں میں سے عوالی مدینہ میں ایک وادی، جہاں اہل مدینہ کے اموال رہتے تھے۔

قَفِيل: مکے اور جدہ کے درمیان ایک پہاڑ۔

قَلْهِيّ: مدینے کے قریب ایک جگہ۔ مدینے کے جنوب میں وادی النقیع میں طریق ہجرت پر مدینے

سے ۵۰ میل دور ایک بستی جس کو بئر الماشی کہتے ہیں۔ یہی قَلِہِیّ ہے۔ فتنے کے دنوں میں حضرت عثمان کی شہادت کے بعد سعد بن ابی وقاص اسی جگہ ٹھہرے تھے۔

قُلَیبُ بدر: بدر میں ایک کنواں جس میں غزوۂ بدر کے دن مشرکین کی لاشیں ڈالی گئی تھیں۔

القُنَابَۃ: مدینے کے قلعوں میں سے ایک قلعہ۔

قَنَونَی: مکے کے قریب ایک جگہ۔

قَورٰی: مدینے کے پاس ایک جگہ۔

قِیَالُ: دومۃ الجندل کے قریب ایک پہاڑ۔

قِیرَاطُ: دینار کا چوبیسواں حصہ۔

باب الکاف

کَبَا: مدینے میں بطحان کے قریب ایک جگہ۔

کَبِیر (ابی، وادی): ایک معروف وادی۔ وادی ذات الجیش کا سیلابی پانی اس میں آتا ہے۔ یہ وادی ابی کبیر بن وہب بن عبد بن قُصَیّ کی طرف منسوب ہے۔

کُتَانَۃ: نجد میں ایک جگہ جہاں کھجور کثرت سے ہوتی ہے۔

کُدَا: خیبر کی بستیوں میں سے ایک بستی۔ یہ الشریف نامی بستی کے جنوب مغرب میں ہے۔ اس کے قریب ہی ایک مسجد ہے، جس کے متعلق مشہور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہاں نماز ادا کی ہے۔

کَرَا: مکے اور طائف کے درمیان ایک پہاڑی راستہ۔

کُرَاعِ رَبَّۃ: دیار بنی جذام میں ایک جگہ۔

کَرَاءُ: ارض بیشہ میں ایک جگہ جہاں کثرت سے شیر ہوتے ہیں۔

کعب بن اسد القرظی: بنی قریظہ کا سردار جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امن و مصالحت کا معاہدہ کیا ہوا تھا اس لئے آپ اس کی طرف سے بے فکر تھے۔ حیی بن اخطب جو بنو نضیر کا سردار تھا غزوہ احزاب کے موقع پر کعب بن اسد کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے اس کے پاس پہنچا تو کعب نے اپنے قلعے کا دروازہ بند کرلیا اور کھولنے سے انکار کردیا۔ حیی دروازہ کھولنے کے لئے برابر اصرار کرتا رہا۔ کعب نے اندر ہی سے جواب دیا کہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ معاہدہ کر چکے ہیں اور یہ بڑی بدبختی ہوگی کہ ہم اپنا معاہدہ توڑ دیں۔ ہم نے آج تک ان کی طرف سے معاہدے کی پابندی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ اس لئے ہم معاہدے کے پابند

ہیں اور تمہارے ساتھ شامل نہیں ہوسکتے۔ مگر بالآخر کعب حیی کی باتوں میں آ گیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا۔ معاہدہ توڑنے کے بعد غزوہ احزاب کے دوران بنوقریظہ نے قریش کی مدد سے مدینے پر شب خون مارنا چاہا تھا۔ اطلاع ملتے ہی آپ نے سلمہ بن اسلم کی قیادت میں دوسو آدمیوں کو اور زید بن حارثہ کی قیادت میں تین سو آدمیوں کو مقرر فرمادیا کہ وہ مدینے کے مختلف مقامات اور قلعوں کی حفاظت کریں۔ احزاب سے فارغ ہوکر آپ نے بنوقریظہ کا محاصرہ کیا جو ۲۵ روز جاری رہا۔ پھر اللہ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور وہ اپنے قلعوں سے نیچے اتر آئے۔

کعب بن مالك: ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور یہ انصار میں سے ہیں۔ مکے میں بیعت عقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور طلحہ بن عبیداللہ کے درمیان رشتہ مواخات قائم فرمایا۔ بدر اور تبوک کے سوا کسی غزوے یا سریہ میں پیچھے نہیں رہے۔ غزوہ بدر میں پیچھے رہ جانے والوں میں سے کسی پر عتاب نہیں ہوا البتہ غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہونے پر کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن الربیع انصاری پر عتاب ہوا۔ پچاس دن تک ان تینوں کا مقاطعہ رہا آخر پچاسویں رات کی صبح فجر کی نماز کے بعد آپ ﷺ نے بارگاہِ الٰہی میں ان کی توبہ کی قبولیت کا اعلان فرمایا۔ اس سلسلے میں سورہ توبہ کی آیات ۱۱۷۔۱۱۹ نازل ہوئیں۔ کعب بن مالک حضرت علی کے دورِ خلافت تک زندہ رہے۔

کَفُتَۃٌ: اہل مدینہ کے قبرستان بقیع الغرقد کا نام

کُلَیَّۃٌ: مکے اور مدینے کے درمیان ٹھہرنے کی ایک جگہ۔ جحفہ کے قریب ایک وادی۔

کَمْلَیٰ: بئر ذروان کا ایک نام۔

کَیْدَمَۃ: مدینے میں اموال کی معروف جگہ جہاں احاطے والے کھجور کے باغات ہیں۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے ازواج مطہرات کے لئے ان کی وصیت کی تھی۔

باب الام

لَابِیَۃ: دیار ھُذَیل اور دیار بنی سُلَیم میں شَابۃ کے قریب ایک جگہ۔

لُبْنَانِ: لُبن کا تثنیہ۔ مکے میں عرفات کے قریب دو پہاڑ۔ ان میں سے ایک کو لُبن الاسفل اور دوسرے کو لبن الاعلیٰ کہتے ہیں۔

لَجَّانُ: بنی سُلَیم کے پتھریلے علاقے کے قریب ایک وادی۔

لَعْلَعْ: مسجد الحرام کے شمال میں قرارۃ سے متصل ایک پہاڑ کا نام۔ جبل الہندی کے ایک جانب ایک پہاڑ کا نام۔ اس کو جبل الفلفل بھی کہتے ہیں۔ موصل کی طرف دیار نبی بکر میں پانی کی ایک جگہ

اللُّبَيْن: کبکب کے قریب ایک چھوٹا پہاڑ۔

اللُّبَيْن: کبکب کے قریب ایک چھوٹا پہاڑ۔

اللِّیط: اسفل مکہ میں ایک جگہ۔ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو حکم دیا کہ وہ اسفل مکہ میں اللِّیط سے داخل ہوں۔

اللُّبَيْن: کبکب کے قریب ایک چھوٹا پہاڑ۔

باب المیم

مَآبُ: شام میں ارض البلقاء کے نواح میں ایک شہر۔

مَأرِبُ: یمن کے بڑے شہروں میں سے ایک بڑا اور تاریخی شہر جو قوم سبا کا دارالحکومت تھا۔

ماریہ بنت شمعون القِبْطِيَةُ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نامۂ مبارک دے کر حاطب بن ابی بلتعہ کو مصر کے بادشاہ مقوقس کے پاس بھیجا۔ اس کا نام جریج بن مینا قبطی تھا۔ اس وقت وہ مصر کے تاریخی شہر اسکندریہ میں تھا جو اس کا دارالسلطنت تھا۔ حضرت حاطب نے اسکندریہ پہنچ کر دیکھا کے بادشاہ دریا کے کنارے ایک جھروکے میں بیٹھا ہوا ہے۔ حضرت حاطب نے آپ کا نامۂ مبارک اشارہ کر کے بادشاہ کو دکھایا تو اس نے آپ کو بلا لیا۔ بادشاہ نے نہایت عزت و احترام سے آپ کا نامۂ مبارک لیا اور پڑھا۔ بادشاہ نے جو چیزیں ہدیے کے طور پر آپ کو بھیجیں ان میں دو لڑکیاں ماریہ بنت شمعون اور اس کی بہن سیرین بھی تھیں۔ یہ دونوں مدینے پہنچنے سے پہلے ہی مسلمان ہوگئیں۔ ماریہ سے آپ نے نکاح فرما لیا اور سیرین حضرت حسان بن ثابت کو ہبہ کردی۔ آپ کے صاحب زادے حضرت ابراہیم ان ہی کے بطن سے پیدا ہوئے۔ ۱۶ھ حضرت عمر کے دور خلافت میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

المَبْرَكْ: مدینے کے اندر مسجد نبوی کے پیچھے مشرقی جانب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی طرف ایک جگہ۔ آپ کی مدینے آمد کے موقع پر آپ کی اونٹنی اسی مقام پر بیٹھی تھی۔

مَبْرَكْ: مکے میں عرفات کے قریب ایک پہاڑ جہاں وادی عرنہ میں ابرہہ کا ہاتھی اس وقت بیٹھ گیا تھا جب اس نے بیت اللہ کے انہدام کے لئے پیش قدمی کا ارادہ کیا تھا۔

مُتَالِعْ: مدینے کے شمال مشرق میں نجد کے علاقے قصیم میں ایک پہاڑ۔

المُتَّکأ: وہ جگہ جہاں انسان تکیہ لگاتا ہے۔ مکے میں اجیاد میں ایک مسجد۔ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں ٹیک لگا کر بیٹھے تھے اور نماز پڑھی تھی۔

مِثقَب: مکے اور مدینے کے درمیان ایک راستے کا نام۔

المُجتَهَر: مدینے میں ایک جگہ کا نام۔

مَجَرُّ الکبش: مکے میں منیٰ کی وادی محصب میں ایک جگہ۔

مَجمَعُ الاَسیَالُ: دیکھئے مجتمع الاسیال۔

المُختَبَأ: مکے میں صفا کے قریب دار ارقم بن ارقم مخزومی میں ایک مسجد۔ اس کو دار الخَیزُرَانُ بھی کہتے ہیں۔ علانیہ تبلیغ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ پوشیدہ طور پر تبلیغ اسلام فرمایا کرتے تھے۔ اسی مکان میں حضرت عمر اسلام لائے۔ مزید دیکھئے دار ارقم۔

مِجدَلُ: اس کی جمع مجادل ہے۔ بلاد عرب میں ایک موضع کا نام۔

المَدارِجُ: اس کو عَقَبَةُ العرج بھی کہتے ہیں۔ العرج سے تین میل پہلے دار الرُّوَیثَةُ سے ۱۱ میل دور ہے۔

مَدلَجَةُ: وادی الفرع اور القاحة کے درمیان چار مدالج ہیں۔ ۱۔مدلجة لِقِفُ، ۲۔مدلجة مجاج، ۳۔مدلجة ثَقِیب، ۴۔مدلجه تِعُهِنُ۔ یہ سب طریق ہجرت پر واقع ہیں۔

المُرَّةُ: دیکھئے ثنیّة المُرَّةُ۔

مَرثَدُ بن ابی مرثد الغنوی: مشرف باسلام ہونے کے بعد جب انہوں نے مدینے ہجرت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور اوس بن الصامت کے درمیان رشتہ مواخات قائم فرمایا۔ غزوہ بدر، احد اور معرکۂ رجیع میں شریک ہوئے۔ سریہ رجیع ان ہی کی سربراہی میں ہوا۔

مَرجُ: دمشق میں ایک جگہ۔

مَرجُ الصُفَّرُ: دمشق کے جنوب میں ۳۷ کلومیٹر کے فاصلے پر وسیع نرم زمین۔

المَرُوَرَاةُ: مدینہ منورہ کے مشرق میں رَحُوحَانَ کے قریب زمین کا ایک حصہ۔

مَرَیَّین یامَرَیَین: بدر کی طرف سے مکے جانے والے کے راستے میں دائیں طرف جنوب میں ایک جگہ جو مدینے سے ۵۴ میل دور ہے۔ ۲ھ میں جب آپ غزوۂ بدر کے لئے نکلے تو آپ ﷺ تربان، ملل اور مریین سے گزرے۔

مُزَاحِمُ: مدینے میں عبداللہ بن اُبَیّ منافق کا قلعہ۔

مسجد الاَخضَرُ: یہ مسجد تبوک کے جنوب میں واقع وادی الاخضر میں ہے۔

المسجد الاقصیٰ: فلسطین کا مشہور شہر بیت مقدس یا القدس پہاڑوں پر آباد ہے۔ ان پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام کوہِ صِهْيُوْنُ ہے جس پر مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخرۃ واقع ہیں۔ کوہِ صہیون کے نام پر ہی یہودیوں کی عالمی تحریک صِهْيُونیت قائم کی گئی۔ مسجد الحرام اور مسجد الاقصیٰ کے درمیان بُعدِ مسافت کی بنا پر اس کو اقصیٰ کہا جاتا ہے۔ اہلِ مکہ کے لئے روئے زمین پر یہ مسجد سب سے دور تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے گرد دین و دنیا کی برکتیں رکھی ہیں۔

مسجد بنی دِيْنَارُ: مدینے میں مسجد نبوی کی سمت میں ہے۔

مسجد تَبُوْك: یہ مسجد تبوک میں آج کل بھی اسی نام سے معروف ہے۔

مسجد ذی الحُلَيْفَۃ: مدینے سے باہر آبار علی میں وہ مسجد جہاں سے حج اور عمرے کا احرام باندھا جاتا ہے۔

مسجد الشَّجَرَۃ: مکے کے بالائی علاقے میں ایک مسجد۔ یہ اس مسجد الشجرہ کے علاوہ ہے جو مدینے میں ذوالحلیفہ کے پاس ہے۔

مسجد الشِقَاقُ: دیکھئے مسجد ضرار

مسجد الشَّيْخَيْن: اس کو مسجد البدائع بھی کہتے ہیں۔ مدینے اور احد کے درمیان ایک جگہ کو شیخان کہتے ہیں۔ غزوہ احد کے لئے جاتے ہوئے آپ یہاں ٹھہرے تھے۔

مسجد قُبَا: مدینے کے جنوب میں مسجد نبوی سے تقریباً ۵ کلومیٹر دور۔

مسجد القَرَصَۃُ: یہ مدینے میں مشرقی حرّے کے شمال میں ہے جہاں سعد بن معاذ کے پانی کی جگہ ہے۔

مسجد کَوْثَرْ: منیٰ میں ایک مسجد۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ الکوثر اسی جگہ نازل ہوئی تھی۔

مسجد نبوی: مدینہ منورہ میں قیام کے بعد سب سے پہلے آپ نے مسجد نبوی تعمیر فرمائی۔ حضرت ابوایوب کے گھر کے قریب بنونجار کی کچھ زمین تھی جس میں کچھ قبریں اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ یہ زمین دو یتیم لڑکوں سہل اور سہیل کی ملکیت تھی جو اپنے چچا کے زیرِ تربیت تھے۔ آپ نے ان کے چچا کے ذریعے خرید و فروخت کی گفتگو فرمائی۔ دونوں لڑکوں نے زمین بلا معاوضہ آپ کی نذر کرنا چاہی لیکن آپ نے قبول نہیں فرمائی۔ اور قیمت ادا کر کے زمین خرید لی۔

اس کے بعد آپ نے کھجور کے درخت کاٹنے اور مشرکین کی قبریں ہموار کرنے کا حکم دیا اور تعمیر کے لئے کچھ اینٹیں بنوائی گئیں۔ تعمیر کے دوران صحابہ کرام کے ساتھ آپ بھی اینٹیں اٹھا کر لاتے تھے۔ یہ مسجد ہر قسم کے تکلفات سے بری اور سادگی میں بے مثل تھی۔ اس کی دیواریں کچی اینٹوں

سے اور ستون کھجور کے تنوں سے بنائے گئے تھے۔ اور کھجور ہی کے تنوں اور پتوں سے چھت بنائی گئی تھی جس کو گارے سے لیپ دیا گیا تھا، تاکہ بارش کا پانی اندر نہ ٹپکے۔ فرش بالکل کچا تھا اور اس پر کنکریاں بچھائی گئی تھیں۔ قبلہ بیت المقدس کی طرف رکھا گیا اور اس میں تین دروازے بنائے گئے، ایک دروازہ قبلے کی دیوار کی طرف بنایا گیا اور دوسرا مغرب کی جانب جسے اب باب الرحمہ کہتے ہیں اور تیسرا دروازہ وہ تھا جس سے آپ آتے جاتے تھے۔ اب اسے باب جبرائیل کہتے ہیں۔ سولہ یا تیرہ ماہ کے بعد جب قبلہ تبدیل ہو کر بیت اللہ کی طرف ہو گیا تو وہ دروازہ جو مسجد کے عقب میں تھا بند کر دیا گیا اور اس کے مقابل دوسرا دروازہ قائم کر دیا گیا۔

مسجد وادی القُری: اس وادی کو وادی العلا بھی کہتے ہیں۔ اہل العُلاء آج بھی اس مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔

مسجد وَاقِم: یہ مدینے کے مشرقی حرے میں ہے۔ اس کو مسجد بنی عبد الاشہل بھی کہتے ہیں۔

مُسْعَطُ یا مُشْعَطُ: مسجد ابی بن کعب کے مغرب میں انصار کے بنی حُدَیلہ کا ایک قلعہ۔

مُسَیلَمَۃ کذّاب: جب بنو حنیفہ کا وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس میں مشہور فتنہ پرداز مسلیمہ کذاب بھی تھا جو مدینے پہنچ کر مسلمانوں سے کہنے لگا کہ اگر رسول اللہ ﷺ اپنے بعد مجھے اپنا قائم مقام مقرر فرمائیں تو میں بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جب آپ نے یہ بات سنی تو اس وقت آپ کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو اس چھڑی کے دینے کی شرط پر بھی بیعت لینا نہیں چاہتا۔ اگر وہ بیعت نہیں کرے گا تو اللہ اسے تباہ فرما دے گا۔ اللہ نے اس کا انجام مجھے دکھا دیا ہے۔ بعد میں اس نے نبوت کا اعلان کر دیا۔ اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں حضرت وحشی بن حرب کے ہاتھوں قتل ہوا۔

مسقلۃ: مکے میں معلاۃ میں قرن کے قریب ایک جگہ۔

المُشْتَرب: مدینے کے اطراف میں ایک جگہ۔ اس کا ذکر غزوہ ذی العشیرہ میں آتا ہے۔

مشربہ ام ابراھیم: عوالی مدینہ میں ام ابراہیم ماریہ قبطیہ کا بالا خانہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے۔ یہ جگہ آپ کے صدقات کی جگہوں میں سے ہے۔

مُشعَط: دیکھئے مُسعط

المصلّٰی: مدینے کی عیدگاہ جہاں اب مسجد غمامہ بنی ہوئی ہے۔

معاویہ بن ابی سفیان: حضرت ابوسفیان بن حرب بن امیہ کے لڑکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ

محترمہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے بھائی اور قریش کے مشہور سرداروں میں سے ایک تھے۔ حدیبیہ کے سال اسلام لائے۔ والدین کے ساتھ اختلاف سے بچنے کے لئے فتح مکہ تک اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھا۔ فتح مکہ کے دن اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ اور غزوہ حنین اور طائف میں شریک ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کاتب مقرر فرمایا۔ حضرت عمر نے ان کو دمشق کا والی مقرر فرمایا۔ حضرت عمر کی وفات کے بعد حضرت عثمان نے ان کو شام کا حاکم مقرر فرمایا۔ تقریباً ۱۹ سال امیر المؤمنین رہے۔ ۷۸ سال کی عمر میں ۶۰ ھ میں دمشق میں وفات پائی۔

مُعْرِضْ: مدینے کا ایک قلعہ جسے خزرج کے بنو عمرو و بنو ثعلبہ نے تعمیر کیا تھا۔ یہ آخری قلعہ تھا جو مدینے میں تعمیر کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینے تشریف لائے تو یہ لوگ اس قلعے کو بنا رہے تھے۔ انہوں نے اس کو مکمل کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے ان کو اجازت دے دی۔

المُعْرِقَة: ساحل سمندر کے ساتھ یہ وہ راستہ ہے جس سے قریش کے لوگ غزوہ بدر سے پہلے شام جایا کرتے تھے۔

المُعَلاّتُ: اہلِ مکہ کا قبرستان۔

مُغِیْرَہُ بن شُعْبہ بن ابی عامر بن مسعود ابن معتب الثقفی: مشہور صحابی۔ ہجرت سے ۲۰ سال پہلے طائف میں پیدا ہوئے ۵ ھ میں مشرف با سلام ہوئے۔ یہ اسلحہ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے چلتے تھے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۳۶ حدیثیں روایت کی ہیں۔

مقام ابراھیم: وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر کے دوران کھڑے ہوتے تھے۔

مِقْدَادُ بن عمرو بن الاسود الکندی: ہجرت سے پہلے اسلام لائے لیکن مکے ہی میں ٹھہرے رہے۔ غزوہَ بدر کے موقعے پر اسلامی لشکر کے تین گھڑسواروں میں سے ایک تھے۔ بدر کے لئے روانہ ہونے کے بعد جب آپ ﷺ نے وادیٔ ذفران میں پڑاؤ ڈالا تو آپ کو مکے سے قریش کے روانہ ہونے کی اطلاع ملی۔ آپ ﷺ نے مہاجرین و انصار کو مشورے کے لئے جمع فرمایا اور ان کو قریش کی روانگی کی اطلاع دی۔ خبر سن کر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے باری باری کھڑے ہو کر نہایت عمدگی سے اظہار جانثاری کیا۔ اس موقع پر حضرت مقداد نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ ہم موسیٰ کی قوم کی طرح ہرگز یہ نہیں کہیں گے کہ اے موسیٰ! تم اور تمہارا رب دونوں جا کر لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں، بل کہ ہم آپ کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے لڑیں گے۔ یہ سن کر آپ کا چہرہ انور فرطِ مسرت سے دمک اٹھا۔ کتاب اللہ کی قرأت میں ممتاز تھے۔ اہلِ

حمص حضرت مقداد کی قرأت کو دوسروں سے بہتر سمجھتے تھے۔ اسی لئے وہ ان سے قرآن سیکھتے تھے۔
۳۳ھ میں وفات پائی اور وفات سے پہلے وصیت فرمائی کہ ان کی نماز حضرت زبیر پڑھائیں۔

مُقَوْقِسْ: مصر میں دو قومیں آباد تھیں۔ ایک قبطی جو وہاں کے اصل باشندے تھے۔ دوسرے رومی (بیزنطینی) جنہوں نے مصر کو اپنی نوآبادی بنا رکھا تھا۔ مقوقس بیزنطینی سلطنت کی جانب سے مصر کا نائب السلطنت تھا اور اپنے مذہب عیسائیت کا بہت بڑا عالم تھا۔ مصر کا مشہور اور تاریخی شہر اسکندریہ اس کا دارالحکومت تھا۔ اس کا نام جریج بن مینا قبطی تھا۔ آپ نے اپنا نامۂ مبارک دے کر حضرت حاطب کو اس کے پاس بھیجا۔ مقوقس نے آپ کے قاصد کا اکرام و احترام کیا اور آپ کے نامۂ مبارک کی نہایت تعظیم کی۔ اس نے اقرار کیا کہ بلاشبہ آپ وہی نبی ہیں جن کی بشارت پہلے انبیاء نے دی ہے۔ مگر وہ ایمان نہیں لایا، نصرانیت پر قائم رہا۔

المَلْحَاءُ: جبل شیبان اور البدیعہ کے درمیان تبوک کے جنوب میں قدیم راستے پر ایک پہاڑ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے اسی راستے سے تشریف لے گئے تھے۔

مَلْحُوْبٌ: واضح اور آسان۔ دیار بنی اسد میں ایک جگہ۔

مُلَیحَۃ: دیار طَیِّ میں ایک پہاڑ کا نام جہاں کنوؤں کی کثرت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جگہ حضرت زبیر کو عطا فرمائی تھی۔

المُنْتَفِقْ: ایک وادی جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک جاتے ہوئے گزرے۔

منذر بن ساویٰ العبدی: بحرین خلیج عرب کے مغربی ساحل پر واقع ہے۔ اس زمانے میں بحرین اسی ساحلی پٹی کو کہتے تھے جو عراق کے ڈیلٹا سے موجودہ ریاست قطر تک پھیلی ہوئی تھی۔ بحرین عرب ہی کا حصہ ہے۔ آج کل بحرین پیٹرول کی دولت کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ چھٹی صدی عیسوی میں یہ ایرانی حکومت کے زیر اقتدار تھا اور یہاں کے ایرانی گورنر کا نام منذر بن ساویٰ تھا۔ منذر ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے پیغامِ رسالت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ اہلِ بحرین میں سے اکثر اسلام لائے اور بعض اپنے قدیم مذہب پر قائم رہے۔ منذر کے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً چار سال تک حیات رہے۔ اس عرصے میں آپ نے ان کو متعدد خطوط لکھے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کہتے ہیں کہ میرے علم کی حد تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر کے نام نصف درجن سے زائد خط لکھے تھے۔

منذر بن عمرو: انہوں نے بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر مدینے کے دوسرے لوگوں کے ساتھ اسلام کی بیعت

کی۔ بیعت کے بعد جن بارہ آدمیوں کو آپ نے نقیب مقرر فرمایا یہ ان میں سے ایک ہیں۔ معرکہ بدر اور احد میں شریک رہے۔ ۴ھ میں ۴۰ تا ۷۰ قُرّا کی ایک جماعت حضرت منذر بن عمرو سعدی کی امارت میں بئر معونہ بھیجی گئی۔ جب یہ لوگ بئر معونہ کے قریب پہنچے تو بنی سلیم میں سے رِعل اور ذکوان کے لوگوں نے اچانک حملہ کر کے سب کو شہید کر دیا۔ شہید ہونے والوں میں منذر بن عمرو بھی تھے۔

المنزلة: خیبر کے قریب ایک جگہ جہاں آپ نے رات کا کچھ حصہ گزارا تھا اور نماز پڑھی تھی۔ آج کل اس کو الشُرَیف کہتے ہیں۔

المِنْشَبُ: مدینے میں ایک پہاڑ یا جگہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات تھے۔ میثَـــم اور میثب بھی اسی کو کہتے ہیں۔

المُنْطَبِقُ: مکہ اور اشعریین کا ایک بت جو تانبے کا بنا ہوا تھا اور اس کے پیٹ سے ایک خاص آواز نکلتی تھی۔ جب اس بت کو توڑا گیا تو اس میں سے ایک تلوار نکلی آپ نے اس کو اپنے لئے منتخب فرمالیا اور اس کا نام مِخْذَمْ رکھا۔

المُنَقّٰی: مدینے میں جبل احد کی قریب ایک جگہ۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ احد کے دن لوگ نکلے یہاں تک کہ وہ اعوص کے قریب منقی پہنچے۔

مَنْوَرْ: مدینے کے قریب ایک پہاڑ۔

مَهْرُوْز: سوق المدینہ میں ایک جگہ جہاں رسول اللہ ﷺ مسلمانوں میں صدقے کا مال تقسیم فرمایا کرتے تھے۔

مَیطَانُ: مدینے کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ جو دیار بنی سلیم کی وادیٔ شَــوْرَانُ کے مقابل ہے۔ اس میں پانی کا ایک کنواں ہے جس کو ضَـفَّه کہتے ہیں۔ یہ جگہ بنی سلیم اور مزینہ کی ہے۔ یہاں کوئی چیز نہیں اگتی۔ مدینے کے مشرقی پتھریلے علاقے کے سامنے سیاہ پتھریلی زمین۔

باب النون

النابغة الجَعْدِی: ان کا نام قیس بن عبد اللہ الجعدی العامری ہے۔ زمانہ جاہلیت اور اسلام کے قادر الکلام شاعر۔ ان کو نابغہ کہا جاتا تھا، کیوں کہ ۳۰ سال تک کوئی شعر نہ کہہ سکے۔ انہوں نے ظہور اسلام سے پہلے ہی شراب اور بتوں کو چھوڑ دیا تھا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔ پھر کوفے میں سکونت اختیار کی۔ حضرت معا، یہ ان کو اصفہان لے گئے اور وہیں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ ۱۲۰ سال زندہ رہے۔

النَّاسَّةُ: مکہ مکرمہ کے ناموں میں سے ایک نام۔

النَّبِیتُ: مدینے کے مسرق میں وادی قناۃ میں ایک پہاڑ۔ اس کا ذکر غزوۂ سویق میں آتا ہے۔

النُّجَیرُ: یمن میں حضرموت کے قریب ایک قلعہ۔

نَحبٌ (ذو): معدن بنی سُلیم کے شمال مشرق میں بصرہ کے حاجیوں کے راستے پر ماوان کے قریب ایک وادی۔ آج کل اس کو مھدا الذھب کہتے ہیں۔

نِسع: مدینے میں وادی العقیق کے درمیانی حصہ میں ایک جگہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد آپ کے خلفا نے محفوظ چراگاہ قرار دیا۔

نَسِیبَۃُ: بنت کعب بن عمرو بن عوف: ان کی کنیت ام عمارہ ہے اور کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ ان کا تعلق بنی خزرج سے ہے اور بیعت عقبیٰ ثانیہ میں بیعت ہوئیں۔ معرکۂ احد میں شریک ہوئیں۔ وہ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معرکۂ احد کے لئے نکلے تو میں بھی پانی کا مشکیزہ اٹھائے ہوئے آپ کے ہم راہ نکلی۔ میں آپ کے صحابہ کو پانی پلاتی تھی۔ جب لوگ آپ کے پاس سے منتشر ہو گئے تو میں نے مشکیزہ چھوڑ دیا اور دشمن پر ٹوٹ پڑی۔ میں کبھی تلوار اور کبھی کلہاڑی سے حملہ کرتی تھی۔ یہاں تک کہ میرے بدن پر بہت سے زخم آئے۔

النُّصب (ذات): مدینے سے ۴ میل پر ایک جگہ۔ مالک بن انس کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سوار ہو کر ذات النُّصب گئے اور نماز قصر کی۔ نصب کئے ہوئے بت کو بھی النُّصب کہتے ہیں۔

نَضِیرُ (بنو، غزوہ): احد کی جزوی شکست کے بعد بنو نضیر کے لوگ علی الاعلان مسلمانوں کی مخالفت کرنے لگے اور انہوں نے آپ ﷺ سے کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا۔ آپ نے ان کو مدینے سے نکل جانے کا حکم دیا تو پہلے تو انہوں نے انکار کیا۔ جب آپ نے ان کا محاصرہ کر لیا تو ۱۵ رات کے محاصرے کے بعد وہ قلعے سے اتر آئے۔ آپ نے ان کو حکم دیا کہ زرہ اور اسلحے کے علاوہ ایک اونٹ پر جتنا سامان لاد سکتے ہو وہ لے جاؤ اور اپنے گھروں سے نکل جاؤ۔ یہ سب لوگ شام کی طرف چلے گئے سوائے دو خاندانوں کے۔ ایک آل حُقیق اور دوسرا حُیَیُ بن اخطب کا خاندان۔ یہ دونوں خاندان شام کے بہ جائے خیبر چلے گئے۔

نُعَیم بن مسعود بن عامر الغطفانی الاشجعی: غزوۂ خندق کے موقع پر پوشیدہ طور پر آپ کے پاس آ کر مشرف باسلام ہوئے اور عرض کیا کہ ابھی میری قوم کو میرے اسلام کے بارے میں علم نہیں اس لئے آپ جو چاہیں مجھے حکم کریں کہ میں اسلام کی کیا خدمت کروں۔ آپ نے فرمایا کہ تم یہاں اکیلے کوئی کام نہ کر سکو گے۔ اپنی قوم میں واپس جا کر کوئی تدبیر کرو جس سے یہ حصار ختم

ہو۔ چناں چہ انہوں نے بنوقریظہ اور قریش کے سرداروں سے کچھ گفتگو کی اور وہ ایک دوسرے سے بدظن ہو گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کے ذریعے دشمن میں پھوٹ ڈال دی اور وہ ایک دوسرے کی مدد سے محروم ہو گئے۔ حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں ان کا انتقال ہوا۔

نقیع الخَضِمَاتُ: دیکھئے الخضمات

نَمَلَی: مدینے کے قریب پانی کی ایک جگہ۔

نَوْبَة: مدینے سے تین دن کی مسافت پر ایک جگہ۔ اس کا ذکر مغازی میں آتا ہے۔

النُّور (جبل): دیکھئے حرا۔

نُهُم: مزینہ کا ایک بت۔

باب الواؤ

وادی الشَرَائع: مسجد حرام سے ۲۸ کلومیٹر پر حنین کی ایک وادی جہاں اسی نام سے ایک چشمہ ہے۔

وادی مُذَيْنِيب یا مذینب: مدینے کی ایک وادی جس میں خاص طور پر بارش کا پانی بہتا تھا۔

وادی مَهْزُوْر: مدینے کی ایک وادی جس میں خاص طور پر بارش کا پانی بہتا تھا۔

واقم: مدینے کے قلعوں میں سے ایک قلعہ۔ مدینے کے مشرقی حرۃ کا نام بھی واقم ہے۔

وَبْرَةَ: بلاد اسلم کے جبل آرۃ میں ایک بستی۔

الوَبْرَةُ: مدینے کا مغربی حرۃ یعنی پتھریلی زمین۔

وَجْدَة: خیبر کے قلعوں میں سے ایک قلعہ۔

وَعَيْرَةُ: احد کے مقابل شمال مشرق میں ایک ۲ سروں والا پہاڑ۔

الولید بن عقبہ بن ابی معیط الاموی القرشی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو سخت تکلیفیں دیتے تھے۔ غزوہ بدر میں جنگی قیدی کی حیثیت سے قید ہوئے۔ یہ اور ان کا بھائی عمارہ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے۔

باب الھاء

الهَبَاءَةُ: وہ گرد وغبار جو ہوا سے اڑ کر لوگوں کے چہروں، جلدوں اور کپڑوں پر بیٹھ جاتا ہے۔ بلاد غطفان میں ایک جگہ۔ سُوَارِقِية کے قریب وادی بیضان میں گڑھوں والی زمین۔

ھلال بن امیة بن قیس الانصاری: صحابیٔ رسول سابقون الاسلام میں سے ہیں۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے سوائے غزوۂ تبوک کے۔ تبوک کے موقعے پر پیچھے رہ